5201-یتیموں کی کفالت اورانہیں منہ بولا بیٹا بنانے میں فرق

سوال

کوسوو کے اکثر پناہ گزین امریکہ میں داخل ہورہے ہیں اوران کی دیکھ بھال نصرانی تنظیمیں کررہی ہیں ۔
بعض بھائیوں کا چاہتے ہیں کہ وہ یتیموں کواپنے ہاں گھروں میں رکھیں اوران کی پرورش کے ساتھ ساتھ کھلائیں پلائیں اورکفالت کریں ۔
لیکن ایک عالم نے کہا کہ ایسا کرنا حرام ہے اوراسلام میں منہ بولا بیٹا بنانا جائز نہیں ، اورنہ ہی وہ لوگوں کو یتیموں کی کفالت کرنے پرتیار کرتا اورابھارتا ہے ، توکیا ہمیں اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ہم یتیم کواس کا نام بدلے بغیر منہ بولا بیٹا بنالیں ؟
اورکیا یتیم کفالت کرنے والے کے بچے کی طرح ہی شمار ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

یتیم کی کفالت اورمنہ بولا بیٹا بنانے میں بہت فرق ہے جسے ہم ذیل کے کچھ نقاط میں بیان کرتے ہیں :

ا-منہ بولا بیٹا بنانا یہ ہے کہ : کوئی شخص کسی یتیم بچے کو حاصل کرکے اسے اپنے کسی صلبی بیٹے جیسا بنا کراسے اپنی طرف منسوب کرلے یعنی اسے اس کی ولدیت کے ساتھ پکارا جانے لگے ، اوراس مرد کی محرمات عورتیں اس یتیم بچے کے لیے حلال نہ ہوں اورمنہ بولے بیٹے کے والد کے دوسرے بیٹے اوربیٹیاں اس کے بہن بھائی اوراس شخص کی بہنیں یتیم کی پھوپھیاں بن جائیں اوراسی طرح باقی رشتہ دار بھی ۔

دورجاھلیت میں ایسا کیا جاتا تھا ، حتی کہ یہ نام بعض صحابہ کرام کے ناموں سے بھی چمٹے رہے مثلا مقدار بن اسود حالانکہ ان کے والد کا نام عمرو تھا لیکن انہیں منہ بولا بیٹا بنانے کی بنا پر مقداد بن الاسود کہا جاتا تھا ۔

اورابتدائے اسلام میں بھی اسی طرح معاملہ چلتا رہا حتی کہ اللہ تعالی نے اسے ایک مشہور قصہ میں حرام قرار دیا کہ زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ کوزید بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پکارا جاتا تھا تواللہ تعالی نے اسے حرام کردیا اورحکم دیا کہ انہیں ان کے آباء کے نام سے پکارا جائے ۔

زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا کے خاوند تھے اوربعد میں زید رضی اللہ تعالی عنہ نے زینب رضی اللہ تعالی عنہا کوطلاق دے دی ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب زینب رضی اللہ تعالی عنہا کی عدت ختم ہوئی تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ کوفرمایا :

جاؤاس کے پاس میرا ذکر کرنا ، وہ گئے اوروہاں پہنچے تووہ آٹے میں خمیر ڈال رہی تھیں ، وہ کہنے لگے : اے زینب خوش ہوجامجھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے وہ تجھے یاد کررہے تھے ، وہ کہنے لگیں میں اس وقت تک کچھ بھی نہیں کرونگی جب تک کہ اپنے رب سے مشورہ نہ کرلوں ، یہ کہہ کروہ اپنی نماز پڑھنے والی جگہ میں چلی گئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اوراس کے پاس چلے گئے ۔

اوراسی بارہ میں اللہ تعالی نے اپنا یہ فرمان نازل فرمایا :

{یاد کرو جب کہ آپ اس شخص سے کہہ رہے تھے جس پر اللہ تعالی نے بھی انعام وفضل کیا اور تو نے بھی کہ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رکھ اور اللہ تعالی سے ڈر، اور تو اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھا جسے اللہ تعالی ظاہر کرنے والا تھا، اور تو لوگوں سے خوف کھاتا تھا حالانکہ اللہ تعالی کا زیادہ حق ہے کہ تو اس سے زیادہ ڈرے ۔

پس جب زید (رضی اللہ تعالی عنہ) نے اس عورت سے اپنی غرض پوری کرلی ہم نے اسے تیرے نکاح میں دے دیا تاکہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارہ میں کسی قسم کی تنگی نہ رہے جب کہ وہ ان سے اپنی غرض پوری کرلیں اللہ تعالی کا یہ حکم تو ہو کر ہی رہے گا} الاحزاب (37) ۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (1428) ۔

ب-اب یقینا اللہ تعالی نے منہ بولا بیٹا بنانا حرام کردیا ہے اس لیے کہ اس میں نسب کی ضیاع ہے حالانکہ ہمیں تو حکم ہے کہ ہم نسب ناموں کی حفاظت کریں ۔

ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے :

(جو شخص بھی علم رکھتے ہوئے اپنے والد کے علاوہ کسی دوسرے کی طرح منسوب ہو یہ کفر ہے، اور جس نے بھی کسی ایسی قوم میں سے ہونے کا دعوی کیا جس میں اس کا نسب نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے) صحیح بخاری حدیث نمبر (3317) صحیح مسلم حدیث نمبر (61) ۔

حدیث میں کفر کا معنی یہ ہے کہ اس نے کفریہ کام کیا ہے نہ کہ وہ دین سے ہی خارج ہوگیا ۔

اس لیے کہ اس میں اللہ تعالی کے حرام کردہ چیز کو حلال کرنا ہے ۔

اور اس لیے بھی کہ مثلا یتیم جسے منہ بولا بیٹا بنایا جائے اس پر منہ بولا بیٹا بنانے والے نے اپنی بیٹیاں حرام کردی ہیں حالانکہ وہ اس کے لیے مباح اور جائز تھیں جسے اللہ تعالی نے حرام نہیں، اور اسی طرح جس نے منہ بولا بیٹا بنایا ہے اس نے اپنے بعد اس کے لیے وراثت حلال کرلی، اس میں بھی اللہ تعالی کے حرام کردہ کو مباح کرنا ہے، اس لیے کہ وراثت تو صلبی اولاد کا حق ہے اور اس نے غیر صلبی کو بھی اس میں شریک کرلیا ہے ۔

اور یہ بھی ہے کہ اس سے منہ بولا بیٹا بنانے والے کی اولاد اور منہ بولے بیٹے کے مابین حسد و بغض پیدا ہوگا ۔

اس لیے کہ ان کے بعض حقوق کی حق تلفی ہوگی اور وہ یتیم اور منہ بولا بیٹا بغیر کسی حق کے کچھ حقوق حاصل کرلے گا، حالانکہ صلبی بیٹوں کو یہ علم ہے کہ ان کے ساتھ وہ اس کا مستحق نہیں تھا ۔

لیکن یتیم کی کفالت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی یتیم بچے کو اپنے گھر یا کسی دوسری جگہ میں ہی اپنی طرف منسوب کیے بغیر ہی اس کی کفالت کرے اور اس کی پرورش اور نان نفقہ کی ذمہ داری برداشت کرے، اور اس میں نہ تو وہ کسی حرام کردہ کو حلال اور نہ کی حلال کو حرام کرے جیسا کہ منہ بولا بیٹا بنانے میں ہوتا ہے ۔

بلکہ کفالت کرنے والے کو اللہ تعالی کے بعد کریم اور احسان انعام کرنے والے کی صفت سے متصف ہوگا، اس لیے یتیم کی کفالت کرنے والے کو منہ بولا بیٹا بنانے والے پر قیاس نہیں کیا جائے گا اس لیے کہ اس میں فرق پایا جاتا ہے، اور اس لیے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیم بچے کی کفالت کرنے پر ابھارا ہے ۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{۔۔۔ اور آپ سے یتیموں کے بارہ میں بھی سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ ان کی خیر خواہی کرنا بہتر ہے اور اگر تم ان کا مال اپنے مال میں ملا بھی لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالی بدنیت اور نیک نیت ہر ایک کو خوب جانتا ہے، اور اگر اللہ تعالی چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا یقینا اللہ تعالی غلبہ والا اور حکمت والا ہے} البقرۃ (220) ۔

اورپھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یتیم کی کفالت کرنے کو جنت میں اپنے ساتھ مرافقت کا سبب بتایا ہے کہ وہ جنت میں ان کے ساتھ رہے گا ۔

سھل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میں اوریتیم کی کفالت کرنے والاجنت میں اس طرح ہونگے ۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت اوردرمیانی انگلی کے درمیان تھوڑاسافاصلہ کرکے اشارہ کیا) صحیح بخاری حدیث نمبر (4998) ۔

لیکن یہاں پرایک تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ جب بھی یہ یتیم بچے بالغ ہوجائیں توانہیں کفالت کرنے والے شخص کی عورتوں اوربیٹیوں سے علیحدہ کرنا واجب ہوجائیگا، یہ نہ ہوکہ وہ ایک جانب تواصلاح کرے اوردوسری طرف غلطی اورفساد کا مرتکب ہوتا رہے ۔

اوراسی طرح یہ بھی علم میں ہونا چاہیے کہ بعض اوقات کفالت میں یتیمی بچی بھی ہوسکتی ہے اورہوسکتا ہے وہ خوبصورت بھی ہواوربلوغت سے قبل اسے اشتہاء بھی ہواس لیے کفالت کرنے والے کوچاہیے کہ وہ اپنے بیٹوں کاخیال رکھے کہ کہیں وہ یتیموں کے ساتھ کہیں حرام کام کاارتکاب نہ کرنے لگیں ، بعض اوقات یہ ہوسکتا ہے اورپھر یہ فساد کاایسا سبب ہوگا جس کی اصلاح کرنا ممکن نہیں ہوگی ۔

پھر ہم آخر میں اپنے بھائیوں کویتیموں کی کفالت کرنے پر ابھارتے اوراس کا شوق دلاتے ہیں کہ اس میں بہت زیادہ اجروثواب ہے اوریہ ایک اخلاقی فریضہ ہے جوآج کل بہت ہی نادر لوگوں میں ملتا ہے صرف وہی لوگ اس پر عمل کرتے ہیں جنہیں اللہ تعالی خیروبھلائی کی محبت اوریتیموں اور مسکینوں کی اصلاح اوران پر مہربانی ونرمی کا برتاؤکرنا ھبہ کیا ہے ۔

خاص کرکوسووا اورشیشان میں ہمارے بھائیوں نے بہت ہی زیادہ تکالیف اورتنگی اٹھائی ہے ہم اللہ تعالی سے دعا گوہیں کہ وہ ان کے سختیاں اورتکلیفوں کودورکرے اوراس سے نجات عطا فرمائے ۔ آمین ۔

واللہ اعلم.